السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اور حدیث میں ''قال لاالٰہ الااللہ'' کا کیا معنی ہے کلمہ گو بے نماز بے زکوۃ کا کیا حکم ہے؟ (محی الدین بن محمد علی لکھوی

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں نے ''لاالٰہ الااللہ'' کہا وہ بے شک جنت میں داخل ہوگا مگر مراد اس سے یہ ہے کہ ''لاالٰہ الااللہ'' اس کی آخری کلام ہو مثلاً مرنے کے وقت اس کی زبان پر ''لاالٰہ الااللہ'' جاری ہو اس کے بعد اس نے کوئی کلام نہ کی اور ''لاالٰہ الااللہ'' پر خاتمہ ہوگیا، وہ ضرور کسی نہ کسی وقت جنت میں جائے گا کیونکہ اس وقت ''لاالٰہ الااللہ'' پڑھنا یا تو نئے سر سے ایمان لانا ہے یا پہلے ایمان کو تازہ کرنا ہے پس دونوں صورتوں میں دنیا سے بہتر حالت پر رخصت ہوا۔

جو لوگ بے نماز اور بے زکوۃ ہیں اور ان کو نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے کی ترغیب دی جاتی ہے ۔ لیکن وہ اس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی پرواہ نہیں کرتے ان س یقطع تعلق ضروری ہے ۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بنی اسرائیل نافرمانیوں میں بتلا ہوئے ۔ ان کے علماء نے ان کو روکا جب وہ باز نہ آئے تو علماء نے ان سے قطع تعلق نہ کیا بلکہ بدستور ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے کھاتے پیتے رہے پس خدا نے سب کے دلوں کو یکساں بنا کر داوٗد علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے ان پر لعنت کردی یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کرتے تھے ۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے، پھر سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا خدا کی قسم! یا تو تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرو گے اور ظالم کا ہاتھ پکڑو گے اور اس کو حق پر روکو گے اور ظلم سے بند کرو گے ورنہ خدا تمہارے دل بھی یکساں بنا کر انہی کی طرح تمہیں لعنتی کرے گا۔

(عبداللہ امرتسری روپڑی ضلع انبالہ ۱۸ شعبان ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۴۰ء فتاویٰ روپڑی : ص ۱۲۹

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ علمائے حدیث]

جلد 09 ص 311

محدث فتویٰ